لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ط

اِمامِ مظلوم

ناشرِ قرآن ◎ خلیفہ راشد

کاتبِ وحی

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی رفیق اور دوہرے داماد، خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے حالاتِ زندگی اور کارناموں پر مشتمل انتہائی جامع مگر مختصر مجموعہ

◎

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داماد رسولؐ - کاتب وحی

خلیفہ سوئم

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

آپؓ نے ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کو قرآن نے جنت کی خوشخبری سنائی۔

ماہتاب رسالتؐ کے روشن ستاروں میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپؓ کے جود و سخا، حلم و عطاء، عشق مصطفویؐ، جذبہ و شوق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ تعلق ایک ایسی درخشندہ کہانی ہے جو مخالف موافق تمام حلقوں میں مسلم ہو چکی ہے۔

مغربی اور یورپین مستشرقین سے لیکر اسلام کے نابغہ روزگار مورخین تک سب نے خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں اور عبقری کردار کو امت مسلمہ کے لئے نشان راہ قرار دیا ہے۔ عمر کی ۸۲ منزلیں گزار کر نہایت مظلومیت کے

سلطہ آنحضرت ﷺ کے پڑوس میں جس طرح انہیں شہید کیا گیا اور پھر جس طرح ۴۰ روز تک آپؓ پر کھانا پینا بند رکھا گیا وہ بھی صفحہ تاریخ کا المناک باب ہے۔

ولادت:- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عام الفیل کے چھ برس بعد یعنی ۵۷۷ء میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب:- آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عثمان بن عفان ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قریشی اموی۔ (از تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی)

اس طرح آپؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

طبقات ابن سعد کے مطابق آپؓ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے کے جرم میں آپؓ کو آپؓ کے چچا حکم بن ابی العاص نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا۔ کئی روز تک ایک علیحدہ مکان میں بند رکھا گیا۔ چچا نے کہا جب تک تم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے آزاد نہیں کروں گا۔ یہ سن کر آپؓ نے فرمایا، چچا "خدا کی قسم! میں مذہب اسلام کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اس دولت سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا۔"

چنانچہ حکم بن ابی العاص نے آپؓ کو مجبور ہو کر آزاد کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرابت داری

حضرت عثمان غنیؓ اگرچہ بنو امیہ کے چشم و چراغ تھے اور آنحضرت ﷺ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم قریش کے ان دو عظیم خاندانوں اور قبیلوں میں امتزاج ملاحظہ ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

(۱)..... آپ کی نانی ام حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب آنحضرت ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھیں۔ اس طرح آپ حضور ﷺ کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

(۲)..... آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہؓ کا نکاح آپؓ کے ساتھ کیا جب وہ فوت ہوگئیں تو ان کی بہن ام کلثومؓ بھی ان کے نکاح میں دے دی ام کلثومؓ کی وفات کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ "اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح عثمانؓ کے ساتھ کر دیتا" آنحضرت ﷺ کی دو بیٹیوں کے نکاح کی وجہ ہی سے آپؓ کو ذوالنورینؓ یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا۔ "میں نے کسی بیوی کے ساتھ یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کیا۔" آنحضرت ﷺ کے اس فرمان سے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت عثمانؓ نے آپؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"یہ جوڑا بہت خوبصورت ہے۔"

اس طرح ہجرت مدینہ اور ہجرت حبشہ کے بعد آپ کو ذوالہجرتین کا لقب عطا ہوا۔ ابن عساکر میں ہے۔

"حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کوئی انسان ایسا نہیں گزرا جس کے نکاح میں کسی پیغمبر کی دو بیٹیاں آئی ہوں سوائے عثمانؓ کے۔"

(۳)..... حضرت رقیہؓ کے بطن سے آپؓ کے ہاں ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا۔ عبداللہ

کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ آٹھ سال کی عمر میں مرغ کی چونچ کے زخم سے وفات پا گیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ عبداللہ جنگ یرموک میں شہید ہوا اور اس نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس طرح آنحضرت ﷺ کے نواسے دین اسلام کی ایک بڑی جنگ میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہوگئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے

ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کے لئے جنت کا اعلان

امام ترمذی" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ 'بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کی طرف سے سفیر بن کر مکہ گئے تھے۔ خبر مشہور ہوگئی کہ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کرے اس وقت ساڑھے چودہ سو صحابہؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

اس بیعت کے بعد خدا کی طرف سے درج ذیل الفاظ میں ان خوش نصیب صحابہ کرامؓ کے لئے رضامندی کا اعلان کیا گیا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا۔ جنہوں نے اے پیغمبرؐ درخت کے نیچے بیٹھ کر تیرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ خدا ان کے قلوب کو جانتا ہے۔ پس اس نے طمانیت اور سکون اتارا ان پر اور فتح ان کے لئے بہت قریب ہے۔"

حضرت عثمانؓ کی فضیلت میں آنحضرتؐ کے ارشادات

(ا)..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا! "جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا' میرا

ساتھی عثمان رضی اللہ عنہ ہوگا۔"

(۲)..... ابن عساکر نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس سے جب عثمان گزرے تو میرے پاس فرشتہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا یہ شہید ہیں۔ ان کو قوم شہید کردے گی۔ مجھے ان سے شرم آتی ہے۔

(۳)..... امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب حضرت عثمان ہمارے پاس آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لباس کو درست فرمالیتے اور فرماتے تھے، میں اس سے کس طرح شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

(۴)..... حاکم مستدرک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیض پہنائے گا۔ جب منافق اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اسے مت اتارنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

چنانچہ جس روز آپ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا، مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا تھا، چنانچہ اس پر قائم ہوں اور صبر کر رہا ہوں۔

(۵)..... حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عثمان نے دو مرتبہ جنت خریدی ہے۔ ایک مرتبہ بیر رومہ خرید کر، دوسری مرتبہ جنگ تبوک میں ایک ہزار اونٹ دیکر۔

(۶)..... امام ترمذیؒ نے عبدالرحمٰن بن قباب کے حوالے سے لکھا ہے کہ' جنگ تبوک کے موقع پر جب تیس ہزار صحابہ کرامؓ کا ڈھائی لاکھ رومی عیسائیوں سے مقابلہ تھا' آنحضرت ﷺ صحابہ کرامؓ کو ترغیب دے رہے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر کا سارا سامان اور فاروق اعظمؓ نے نصف سامان دیا تھا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں دو سو اونٹ سامان کے لدے ہوئے دیتا ہوں۔ آپؐ نے دوبارہ ترغیب دی حضرت عثمانؓ پھر اٹھے میں تین سو اونٹ پھر دیتا ہوں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی' آپؓ پھر بولے میں دو سو اونٹ پھر دیتا ہوں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی' سیدنا عثمانؓ چوتھی بار پھر بولے میں دو سو اونٹ اور ایک ہزار اشرفیاں اور دیتا ہوں۔ یہ سن کر آپؐ منبر سے نیچے اتر آئے آپؐ نے فرمایا۔

"ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم"

"آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

(۷)..... ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ہم اور عثمانؓ اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں۔"

(۸)..... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ' میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے نہیں دیکھا کہ آپؐ کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے مگر عثمان غنیؓ کے لئے جب آپ دعا فرماتے تھے۔

(۹)..... حضرت سعیدؓ سے روایت ہے کہ' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اول شب سے طلوع فجر تک ہاتھ اٹھا کر عثمانؓ کے لئے دعا فرماتے رہے۔ آپؐ فرماتے تھے' اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔

(۱۰)..... ایک روایت میں ہے: آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تجھ سے ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔"

حضرت عثمانؓ کی دس اہم خصوصیات

ابن عساکر میں ہے، جب حضرت عثمانؓ پر بلوائیوں نے عرصہ حیات تنگ کر دیا اور آپؓ گھر میں محصور تھے۔ اس موقع پر آپ نے باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

میری دس خصال میرا رب ہی جانتا ہے۔ لیکن آج تم ان کا لحاظ نہیں کرتے۔

(۱)..... میں اسلام لانے میں چوتھا ہوں۔

(۲)..... رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی۔

(۳)..... جب پہلی صاحبزادی فوت ہو گئی تو دوسری نکاح میں دے دی۔

(۴)..... میں نے پوری زندگی، کبھی گانا نہیں سنا۔

(۵)..... میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی۔

(۶)..... جس ہاتھ سے حضور ﷺ سے بیعت کی اس ہاتھ کو آج تک نجاست سے دور رکھا، حتیٰ کہ میں نے غسل خانے میں کبھی ننگے بدن غسل نہ کیا۔

(۷)..... جب سے اسلام لایا کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا کہ میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو، اگر کسی جمعہ کو میرے پاس غلام نہیں ہوا تو اس کی قضا ادا کی۔

(۸)..... عہد جاہلیت اور عہد اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا۔

(۹)..... نہ ہی کبھی چوری کی۔

(۱۰)..... میں نے عہد رسالت میں پورا قرآن حفظ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خانگی اور ازدواجی زندگی

خلیفہ سوم نے ۹ شادیاں کیں آپؓ کے ۱۰ بیٹے اور ۷ بیٹیاں تھیں آپ کی سب سے پہلی شادی دختر رسولؐ حضرت رقیہؓ سے ہوئی اور ان کے انتقال کے بعد دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ۔ ان کے بعد فاختہ بنت عزوان بن جابر سے ہوئی' دیگر ازواج میں ام عمرو بنت جندب فاطمہ بنت ولید' اسماء بنت ابی جہل' ملیکہ بنت عینیہ' رملہ بنت شیبہ' نائلہ بنت فرافصہ کا نام طبری اور انساب الاشراف میں بلاذری نے نقل کیا ہے۔ اولاد میں عبداللہ الاکبر' عبداللہ الاصغر' عمرو' ابان' خالد' عمرولید' سعید مغیرہ عبدالملک' ام سعید' ام ابان' ام عمرو' عائشہ ام البنین' مریم صغریٰ' ام خالد کا نام تاریخ میں محفوظ ہے۔

اوصاف و کمالات

سفید رنگ' خوبصورت وجاہت' متوازن قد و قامت' چہرے پر چیچک کے چند نشانات' داڑھی گنجان اور زلف دراز کے حامل حضرت عثمانؓ جب لباس زیب تن کر کے عمامے سے مزین ہوتے تو بڑے خوبصورت معلوم ہوتے آپ خوش شکل اور خوش قامت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سیرت و کردار کی خلعت سے آراستہ تھے۔ بڑے پیمانے پر تجارت کے باعث شروع ہی سے دولت مند تھے۔ اس لئے لباس بھی عمدہ پہنتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی غذا عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تھی۔ آپ لذیذ اور نفیس غذاؤں کے عادی تھے۔ عرب میں بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کا طرز زندگی سادگی سے عبارت تھا۔ رہن سہن' اخلاق و اطوار اور خلق و کردار میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو مشعل راہ بناتے آپ کا ہر کام اتباع سنت سے آراستہ ہوتا ایک مرتبہ آپ وضو سے فارغ ہو کر مسکرائے' لوگوں نے اس موقع پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے

بعد اسی طرح مسکراتے دیکھا ہے .... مسند احمد بن حنبل" میں ہے۔
ایک مرتبہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کے گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا منگوایا اسے تناول فرمایا اور تجدید وضو کے بغیر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ فراغت کے بعد ارشاد ہوا' رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی جگہ بکری کا گوشت تناول فرمایا تھا اور پھر اسی طرح بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھی تھی۔

تقویٰ و طہارت حضرت عثمانؓ کا جوہر ذاتی تھا۔ گناہ و معصیت اور کفران و عصیان سے آپ کی طبیعت کو نفور تھا' سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے۔

"ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ چند لوگوں کے ہاں مدعو تھے' لیکن یہ مجمع ایک ناپسندیدہ مشغلہ یعنی گانے بجانے میں مصروف تھا لیکن جب حضرت عثمانؓ وہاں پہنچے تو مجمع منتشر ہوچکا تھا آپ کو اس قبیح واقعہ کا علم ہوا تو خدا کا شکر ادا کیا اور بطور کفارہ ایک غلام آزاد کیا۔" (صفۃ الصفوہ)

حضرت عثمان غنیؓ کا قول و فعل سنت رسولؐ کی اتباع سے معمور تھا۔ آپ کا قلب و ذہن احترام رسولؐ، عشق مصطفویؐ اور شیفتگی حق سے آراستہ تھا' آپ کے بڑے کمالات میں سخاوت، حلم اور حیاء نے اپنوں اور غیروں سے لوہا منوایا ہے۔

اللہ کے رسولؐ نے آپ کو کتابت وحی جیسے اعزاز سے بھی سرفراز فرمایا' قرات قرآن' تدوین حدیث اور جمع کتاب اللہ آپؓ کے منفرد کمالات ہیں۔ آپ کے اجتہادات' فرامین و مراسلات خطبات و تقاریر آنے والی پوری امت مسلمہ کے لئے خزانہ عامرہ ہے۔

خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا طرز حکومت

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا دور ۱۲ سال پر محیط ہے۔ اس عہد میں کابل سے لے کر مراکش تک وسیع و عریض خطہ اسلام کے سایہ عاطفت میں رہا'

شرافت و حیاء بے نفسی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ خلفاء میں آپ کو سادہ مزاجی' عاجزی اور فروتنی میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ سب سے زیادہ مالدار ہونے کے باوجود آپ کا اعلیٰ اخلاق' خدا ترسی اور حسن سلوک ضرب المثل بن گیا تھا۔ دولت و ثروت اور مال و جائیداد میں سب سے پہلے ہونے کے باوجود جب خلافت کا بارگراں آپ کے کاندھوں پر آیا تب بھی آپ کی خشیت الٰہی' ورع و تقویٰ' للیت و عبادت گزاری میں سرمو فرق نہ آیا۔

اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ تجارتی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکے اس طرح ذرائع آمدن محدود یا مسدود ہو گئے۔ ادھر دریا دلی' فیاضی' جود و سخا میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دولت کی فراوانی ختم ہو گئی' ان حالات کو سمجھنے کے لئے حضرت عثمانؓ کا ایک قول ملاحظہ ہو جسے قاضی ابویوسف نے کتاب الخراج میں نقل کیا ہے۔

> "جس وقت میں نے منصب خلافت قبول کیا تھا۔ میں پورے عرب میں اونٹوں اور بکریوں کا سب سے زیادہ مالک تھا اور آج میرے پاس حج کے دو اونٹوں کے سوا ایک اونٹ اور ایک بکری بھی نہیں۔"

عزیمت کا یہ وہ راستہ تھا' جس پر چل کر حضرت عثمانؓ نے ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع علاقے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

ہمارے حالات پر غور کیا جائے تو معاملہ سارا برعکس نظر آتا ہے' یعنی ایک چھوٹے سے چھوٹے عہدے والے انسان کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جس طرح بھی ممکن ہو دولت جمع کرے ناجائز ذرائع سے جائیداد بنانا' بنک بیلنس رکھنا' پلاٹ اور کوٹھیاں تعمیر کرنا اس کی اولین ترجیحات ہوتی ہیں' پٹواری اور تحصیل دار سے لے کر وزیر تک ہر شخص رشوت' دھوکہ' فریب اور خیانت کے سارے ریکارڈ توڑ کر راتوں

رات امیر بننے کا خواب دیکھتا ہے۔ حصول زر کے لئے تن من لٹا دیتا ہے' وہ اپنے فرائض منصبی بھول کر صرف ذاتی منفعت کو مقدم رکھتا ہے' منتخب اراکین میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو انتخابات میں خرچ کی گئی رقم جمع کرنا سب سے اہم فریضہ خیال کرتے ہیں۔ عہد حاضر میں ایک محلہ اور وارڈ کے کونسلر سے لے کر قومی اسمبلی کے رکن تک ہر شخص قومی مفاد پر ذاتی مفاد اور قومی توانائی کی بجائے ذاتی توانائی کے لئے ہر حربہ استعمال کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جس محمدی شریعت اور خلافت راشدہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں' یہاں پورے پچاس سالہ دور میں ایک واقعہ بھی ایسی خیانت اور ناہمواری کا نظر نہیں آتا' ہمارے ہاں چھوٹا طبقہ تو اپنے ملک ہی سے اپنا ذاتی مفاد وابستہ رکھتا ہے' لیکن اعلیٰ حکمران سوئٹزرلینڈ کے بنکوں' اعلیٰ تجارتی ٹھیکوں' اسلحہ کی خرید و فروخت کے ذریعے قومی دولت کا اربوں روپیہ خرد برد کرکے قوم و ملک کے خادم کہلاتے ہیں' کئی ممالک کے حکمران غیر ملکوں میں شاندار بنگلے پر شکوہ محلات' کارخانے' تعمیر کر کے اپنی غریب اور پسماندہ قوم کا منہ چڑاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درخشندہ دوران ساری خرافات سے کوسوں دور ہے۔ غلط فہمی اور کج روی کے باعث بعض قلم کاروں نے حضرت عثمانؓ کے دور کے ایسے واقعات پر بھی طعن کیا ہے جس میں آپؓ نے بعض اقارب کو رقوم عطا کی تھیں لیکن تمام کتابوں میں اس کی بھی تصریح موجود ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جس کو بھی رقم دی اپنی گرہ سے دی انہوں نے تو ۱۲ سال تک قومی خزانے سے خود تنخواہ کا ایک روپیہ حاصل نہیں کیا۔ خلافت اسلامی کا یہ وہ اعجاز ہے۔ جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔

غذا اور لباس

حضرت عثمانؓ کا رہن سہن اور غذا کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ آپ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق عمدہ لباس پہنتے' اعلیٰ مکان اور اچھے ماحول میں رہتے۔ اچھی خوراک

استعمال کرتے۔ یہ سب کچھ ان کے ذاتی مال سے خرچ ہوتا تھا۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کا بیان ہے۔

"میں شام کے وقت حضرت عثمانؓ کے ساتھ "خزیرا" (عربوں کی سب سے عمدہ خوراک) کھایا کرتا تھا۔ اس جیسا "خزیرا" میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں بکری کا کلیجہ' دودھ اور گھی استعمال ہوتا تھا۔ امیر المومنین نے مجھ سے پوچھا' طعام کیسا ہے" میں نے عرض کیا یہ تو بہت عمدہ ہے میں نے ایسا کھانا کبھی نہیں کھایا۔"

"آپؓ نے فرمایا خدا کی قسم یہ مسلمانوں کے مال سے نہیں کھاتا اپنے مال سے کھاتا ہوں۔ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں ہمیشہ اچھی غذا کھاتا ہوں۔"

مشہور اسلامی مورخ امام محمد بن سعد طبقات میں لکھتے ہیں۔

"گو آپؓ اچھے کپڑے استعمال کرتے تھے' لیکن ان میں تکلفات کا دخل نہیں ہوتا تھا' ایسے کپڑوں سے نہایت پرہیز کرتے تھے جن سے مزاج میں غرور' تکبر' نخوت اور خود بینی کا مادہ پیدا ہو' عرب کا خاص لباس جو رومی امراء پہنتے تھے آپؓ نے وہ بھی کبھی استعمال نہیں کیا نہ اپنی بیویوں کو پہننے دیا۔ تمام عمر پاجامہ نہیں پہنا۔ صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا تھا۔"

امور مملکت کی خصوصیات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ۱۲ سالہ دور حکومت عدل و انصاف اخوت و مساوات اور رعایا پروری کا نمونہ تھا۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ عرب کا سب سے زیادہ مالدار انسان مسند حکومت پر براجمان ہونے کے بعد ذاتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جس شخص کے دریائے سخاوت سے ہر خستہ حال سیراب ہوتا رہا وہ اگر کسی کو ذاتی مال سے نفع پہنچاتا ہے۔ تو مغرب زدہ بعض مورخین اور سیاست سے آلود بعض قلمکار اسے بھی طعن کا نشانہ بناتے ہیں۔

بالآخر وہ صاحب عزیمت اس حال کو پہنچا کہ اونٹوں اور بکریوں کے بڑے بڑے ریوڑوں میں صرف ایک اونٹ اس کے پاس رہ گیا۔

بعض معاصر قلمکار خلیفہ سوم کے بارے میں سبائی روایات اور تاریخ کے رطب و یابس کا شکار ہو گئے ہیں۔ انہیں آپ کے دور کی تاریخ ساز فتوحات حیرت انگیز ہمہ گیری' بے مثل رعایا پروری' معاشی استحکام اور دور تک اسلامی اقدار کا برسنے والا مینہ اور چمکنے والی کرنیں نظر نہیں آتیں جس طرح انہوں نے حضرت عثمانؓ پر اعتراضات اور الزامات کو نمایاں سرخیوں سے تحریر کیا ہے اس کے مقابلے میں ان کے کارناموں کو اہمیت نہیں دی گئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ" اپنی معرکہ الاراء کتاب منہاج السنہ میں تمام اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ پوری امت مسلمہ کو اب اس صفائی کے بعد آپ پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہا۔ دو سو سال بعد تحریر کی جانے والی تاریخ کو بہانہ بنا کر ایسے شخص کی کردار کشی نہیں کی جا سکتی جس کی بلندی مرتبت' اعلیٰ مقام اور عظمت پر نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ بلکہ قرآن بھی گواہی دے چکا ہے۔

خلافت راشدہ کا یہ اعجاز بھی کچھ کم نہیں ہے کہ پہلا خلیفہ متوسط گھرانے کا چشم و چراغ ہے لیکن آخری وقت میں وہ پرانے کپڑوں ہی کے کفن پہنانے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ اچھے کپڑے غریبوں کے کام آجائیں۔ دوسرا خلیفہ معاشی طور پر اتنا مستحکم نہ تھا لیکن وہ بھی سال بھر میں صرف ۵۰۰۰ ہزار درہم وصول کرتا ہے۔ یہی سالانہ

آمدنی اس شخص کے حصے میں آتی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے تمام صوبوں کے گورنر' قاضی اور ارکان دولت کی چھان پھٹک کر کے نہایت زیرک اور محنتی حاکم مقرر کئے۔ تمام مفتوحہ ممالک کے علیحدہ علیحدہ علاقوں کو ریاستوں کی شکل میں مختلف یونٹوں میں تقسیم کیا ۴۴ لاکھ مربع میل میں تمام آباد کاروں کو زمین کے مالکانہ حقوق کے پروانے جاری کیے پولیس کے محکمے کو انقلابی بنیادوں پر مستحکم کیا دنیا کے تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کی ایک قراءت پر جمع کر کے قرآن کو دنیا بھر میں پھیلایا۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں مملکت کی حدود بہت وسیع ہو گئی تھیں یہاں انتظامی شعبوں کا اجراء اور ہر علاقے میں سستے انصاف کی عدالتوں کا قیام بھی آپ کا منفرد کارنامہ ہے۔

خلیفہ سوم کا طریقہ یہ تھا کہ ہر تین یا چھ ماہ بعد گورنروں اور عمال حکومت کے نام ہدایات جاری کرتے رہتے۔ عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کا خیال کر کے پوری حکومتی مشینری کو رعایا پروری کا حکم جاری کرتے۔

آپؓ کا دور حکومت بے مثال اصلاحات اور فلاحی مہمات سے عبارت تھا۔ سادہ طرز زندگی' سادہ اطوار' اعلیٰ اخلاق' عام آدمی تک رسائی' ظلم و جور سے نفرت' زیادتی اور تجاوز سے دوری آپ کے شاہکار کارناموں میں شامل ہے۔

عوام پر بلاوجہ ٹیکسوں کی ممانعت

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گورنروں کے نام حکم نامہ روانہ کیا۔

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے امام یا امیر کو یہ حکم دیا کہ وہ قوم کا نگران یا چرواہا ہو اور اس نے اس کو اس لئے امیر نہیں بنایا کہ وہ عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ تلے روند ڈالے۔" (مشاہیر اسلام ج ۳)

مسند خلافت سے .... تمغہ شہادت تک

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو آپؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کر کے انہی میں سے خلیفہ کے انتخاب کا حکم دیا۔

یہ چھ اصحاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف ۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔ بالآخر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خفیہ رائے شماری کے ذریعے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۲۴ ہجری میں سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپؓ کو شروع میں ۲۲ لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی جس میں بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ ہوئے تھے۔ خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گی۔ لیکن خلیفہ سوم نے ۱۲ دن کم ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پہلے چھ سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوان سے عبارت ہیں۔ جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا تھا۔ آپؓ ہی کے دور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر شام نے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کر کے بحر اوقیانوس میں اسلام کا عظیم لشکر اتار دیا تھا۔ اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کر کے آپؓ کی فوجوں ۔ نے فرانس اور یورپ کے کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا تھا۔ ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں۔ اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ ، مکران ، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کیے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپ کی

پے در پے کامیابیوں نے یہود و مجوس اور شرک و تثلیث کے خوگروں کو ناک چنے چبوا دیئے تھے۔ وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیری کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ سامنے آکر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمانؓ پر اقرباء پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا۔ منافقت اور دجل و فریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا۔

ساڑھے سات سو بلوائی' ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں' صرف چند افراد یہاں موجود ہوں۔ ایسے وقت میں امیر المومنین کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کئے جائیں۔ من مانی کارروائی کے ذریعے اسلام کے قصر خلافت کو مسمار کر دیا جائے۔ رسول اللہ کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کر دیا جائے' فتوحات اور کامیابیوں کے راستے میں فوری طور پر سد سکندری کھڑی کر دی جائے .... ۳۵ ہجری ذیقعد کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ حافظ عماد الدین نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمانؓ نے صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا۔ قریباً ۴۰ روز تک بھوکے اور پیاسے ۸۲ سالہ مظلوم مدینہ حضرت عثمانؓ کو جمعہ ۱۸ ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔

شہادت پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے جب امیر المومنین کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

لقد قتلوہ رانہ لمن اوصلھم للرحم واتقاھم للرب

تحقیق انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے اور پروردگار کا خوف کھانے والے تھے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب لوگوں نے آکر امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سنائی تو فرمایا:

تبتا لکم اخرالدھر اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی۔

جناب امیر رضی اللہ عنہ کی ایک اور تقریر

قیس بن عبادہ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں، میں نے ایک روز سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

اللھم انی ابرء الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی وجاء رنی للبیعة فقلت واللہ انی لاستحی من اللہ قوما تتلرا عثمان وانی لاستجی من اللہ ان ابایع و عثمان لم یدفن بعد فانصر فرافلما رجع الناس فسب لونی البیعة قلت اللھم انی مشفیق مما اقدم علیہ ثم جآءت عزیمة بنایعت فقالوا یاامیرالمومنین فکا نما صدغ قلبی وقلت اللھم خذ منی لعثمان حتی ترخی۔

انہی میں تیری جناب میں خون عثمان سے اپنی برءت کا اظہار کرتا ہوں۔ تحقیق عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن میرے ہوش اڑ گئے تھے اور میں نے اسے برا جانا اور میرے پاس لوگ بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو شرم آتی ہے کہ ایسی قوم سے بیعت لوں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور ایسی حالت میں کہ عثمان رضی اللہ عنہ دفن بھی نہ ہوئے ہوں۔ اس کے بعد لوگ چلے گئے۔ پس جب وہ پھر لوٹ کر آئے اور پھر مجھ سے بیعت کا سوال کیا۔ میں نے کہا الٰہی، ابھی میں اس کام پر جرات کرنے سے ڈرتا ہوں۔ پھر لوگ بضد ہو کر آئے تو میں نے بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے یا امیر المومنین کہا انہوں نے کہا تو سہی مگر اس خطاب نے میری دل کو چاک کر دیا اور میں نے کہا خدایا کچھ بھی ہو تو عثمان رضی اللہ عنہ کو مجھ سے راضی کر دے۔

(تاریخ الخلفاء سیوطیؒ)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ' عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اللہ کی تلوار میان میں تھی۔ لیکن آپ کی شہادت کے بعد میان سے ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ ہی رہے گی۔

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اسلام حصن حصین میں تھا۔ مگر قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے اس میں ایسا رخنہ پڑگیا کہ اب قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ان کے قتل سے خلافت مدینہ سے ایسی نکلی کہ اب واپس نہ آئے گی۔ (تاریخ الخلفاء سیوطیؒ)

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فرشتوں نے میدان جنگ میں مسلمانوں کی اعانت ترک کردی۔

(تاریخ الخلفاء سیوطیؒ)

قاسم بن امیہ نے آپؓ کی شہادت پر ایک ہی شعر میں مرثیہ کہہ دیا ہے۔

حمری لبس الدخ ضحیهم به
خلاف رسول الله یوم اضاحیب

لوگو! خدا کی قسم تم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد قربانی کے دن میں بہت بڑی قربانی کی ہے۔

شہادت عثمانؓ پر نبی ﷺ کے شاعر خاص سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار بھی ہیں۔

یا قاتل الله قوما کان امرهم
قتل الامام الزکی الطیب الرون

خدا اس قوم کو تباہ کرے جس نے پاک طیب برگزیدہ امام کو قتل کیا۔

ماقتلوه علی ذنب الم به
الا الذی نطقو ادورا ولم یکن

(رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ ص ۱۰۱ بحوالہ نہج البلاغہ چھاپ دار السلطنت تبریز ۱۲۶۷ ہجری)

وہ کسی گناہ کی آلودگی سے قتل نہیں کیا گیا بلکہ لوگوں نے ان کے خلاف خود جھوٹی باتیں بنائیں جن کی کوئی اصل نہ تھی۔

ملک الشعراء دربار نبی ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من سره الموت صرفا لا مزاج له
فلیات ماویة فی دار عثمان

جو خالص موت دیکھنے کا آرزو مند ہو کہ اس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو اس کو چاہیے کہ عثمانؓ کے گھر جائے۔

ضحوا بالشمط عنوان السجودبه
یقطع اللیل تسبیحا و قراناً

لوگوں نے اس شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور تمام شب

نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیا کرتا تھا۔

صبر انذ لکم امی وما ولدت
قد ینفع الصبر فی المکرده احیاناً

مسلمانوں ! صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی فدا ہوں بیشک مصیبت کے وقت صبر نفع بخشتا ہے۔

لتسمعن و شیکافی دیارهم
الله اکبر باثالات عثماناً

(اسد الغابہ ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے اور اللہ اکبر کے ساتھ انتقام کے نعرے سنو گے۔

امام الشعبی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ 'امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نظم سے بہتر میں نے کسی کے اشعار نہیں سنے وہ فرماتے ہیں۔

فکف یدیه ثم اغلق بابه
وایقن ان الله لیس بغافل

اس نے اپنا ہاتھ روک کر دروازہ بند کر لیا اور یقین کر لیا کہ خدا غافل نہیں ہے۔

وقال لاهل دار لاتقتلوهم
عفا الله عن کل امره لم یقاتل

انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہدیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو خدا اس کو معاف کرے گا جو مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

فکیف رایت الله حسب علیهم
العداوة والبغضاء بعد التواصل

پھر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی یعنی باہمی الفت کے بعد باہمی بغض و عداوت میں مبتلا ہو گئے۔

فکیف رایت الخیر ادبر بعدہ

عن الناس ادبار الریاح الجوافل

(تاریخ الخلفاء سیوطیؒ)

تو نے دیکھ لیا کہ عثمانؓ کے بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر پیٹھ پھیر کر چل دی گویا آندھی تھی کہ آئی اور نکل گئی۔

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے زریں اقوال

(۱)..... آپؓ کا قول ہے غم دنیا ایک تاریکی ہے اور غم آخرت دل میں ایک نور ہے۔

(۲)..... فرمایا تارک دنیا خدا کا، تارک گناہ فرشتوں کا اور تارک طمع مسلمانوں کا محبوب ہوتا ہے۔

(۳)..... فرمایا چار چیزیں بیکار ہیں۔ (۱) وہ علم جو بے عمل ہو۔ (۲) وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔ (۳) وہ زہد جس سے دنیا حاصل کی جائے۔ (۴) وہ لمبی عمر جس میں سامان آخرت کچھ تیار نہ کیا جائے۔

(۴)..... فرمایا! مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔ (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا۔ (۳) قرآن مجید خود پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا۔

(۵)..... فرمایا! بظاہر چار باتوں میں ایک خوبی ہے۔ مگر حقیقت میں چاروں کی تہ میں چار ضروری امر بھی ہیں۔ (۱) نیکوکاروں سے ملنا ایک خوبی ہے مگر ان کا اتباع